# نوٹس: مِرقات سوالاً جواباً

مؤلف: احمد نواز قادری عطاری

مزید نوٹس کے لیے رابطہ کریں:

← 0302-4154930 یا گوگل پر اردو میں سرچ کریں:

احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس

AL- FAREED ONLINE ACADEMY

# کلماتِ آغاز

الحمد للہ ہماری **الفرید آن لائن اکیڈمی** بہت ساری درسی کتب کے سوالاً جواباً نوٹس بنا چکی ہے، بالخصوص تخصص یعنی مفتی کورس میں پڑھائی جانے والی کتب کے آسان فہم نوٹس اور تراجم۔ ہمارا یہ سلسلہ آگے جاری ہے، ان شاء اللہ ہم مکمل درس نظامی کتب کے نوٹس شائع کریں گے تا کہ طلبا و طالبات کے لیے امتحان دینا آسان ہو جائے۔

**ہمارے بنائے ہوئے نوٹس کی خصوصیات:**

← بورڈ کے سالانہ امتحان کے مطابق۔

← سوالاً جواباً، آسان فہم۔

← طوالت سے پاک۔

← تھوڑے ٹائم میں مکمل تیاری۔

← باقاعدہ کسی جامعہ میں نہ پڑھنے والے طلبا کے لیے بہت مفید۔

← پوری کتاب کا چند صفحات میں مکمل خلاصہ۔

← اہم اور ضروری ابحاث کا ذکر۔

**نوٹ:** ذہین اور باقاعدہ مدارس میں پڑھنے والے طلبا صرف ان نوٹس پر اقتصار نہ کریں بلکہ سو فیصد کامیابی اور ایک کامیاب مدرس بننے کے لیے کتاب کی طرف ضرور مراجعت کریں۔

العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری

# مِرقات کے نوٹس

## سوال:مِرقات کے مصنف کا مختصر تعارف تحریر کریں؟

جواب: درج ذیل ہے:

## مرقات کے مصنف کا تعارف

نام: فضل امام

والد کا نام: محمد ارشد

نسبت: الخیر آبادی

مکمل نام: علامہ فضل امام بن محمد ارشد بن محمد الخیر آبادی

ولادت ووفات: (---ھ،وفات 1244ھ) لم اطلع علی سن ولادتہ

## تعارف

فاضل جلیل، عالم نبیل، روشن قندیل مولانا فضل امام ہندستان کے ایک علاقہ خیر آباد میں پیدا ہوئے اسی لئے خیر آبادی کہلائے لیکن آپ کا زیادہ تر عرصہ حیات شاہجہان پور میں گزرا۔ سلسلہ نسب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اولاد میں سے دو سگے بھائی "بہاء الدین اور شمس الدین "ایران سے "ہند" تشریف لائے۔ حضرت شمس الدین فاروقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اولاد میں شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ پیدا ہوئے۔ حضرت بہاء الدین کی اولاد میں سے "شیخ ارشد رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ" خیر آباد تشریف لائے اور ان ہی کی اولاد میں علامہ فضل امام خیر آبادی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پیدا ہوئے۔خانوادئہ خیر آباد (یعنی علامہ فضل امام خیر آبادی کا خاندان) اور خانوادئہ دہلی (یعنی حضرت عبد الرحیم محدث دہلوی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خاندان) ان ہی دو بھائیوں کی اولاد میں سے ہیں ۔خانوادئہ خیر آباد معقولات میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تو خانوادئہ دہلی منقولات میں اپنی مثال آپ ہے اس وجہ سے سفینہ علم وفضل کو چلانے والے انہی دو قطب نما سے رہنمائی لیتے نظر آتے ہیں۔علامہ فضل امام رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کڑی میں نہایت ذہین وفطین تھے۔ بہت سے علوم میں مہارت رکھتے تھے اور کئی موضوعات پر کتابیں لکھیں۔

**اساتذہ:** سید عبد الواجد کرمانی خیر آبادی۔

**تلامذہ:** شاہ غوث علی، فضل حق خیر آبادی، مفتی صدرالدین خاں، علامہ سناء الدین احمد بن محمد بدایونی، مولانا جلال الدین ہروی، جعفر بن باقر الحنفی الدلموی البریلوی، الشیخ العالم الفقیہ بشارۃ اللہ بن امانۃ اللہ بن امان اللہ۔

## تعریفی کلمات

نزہۃ الخواطر میں ہے:"الشیخ الفاضل العلامة فضل إمام بن محمد أرشد بن محمد-----الخیر آبادي أحد مشاهير العلماء، انفرد بالإمامة في صناعة الميزان والحكمة في عصره، و لم ينازعه في ذلك أحد من نظرائه، ولد ونشأ بخير آباد وقرأ العلم على مولانا عبد الواجد الخير آبادي، ثم درس وأفاد وأقبل على المنطق والحكمة إقبالاً كلياً، وصنف الكتب"(نزہۃ الخواطر ،ج7،ص1063،دارابن حزم بیروت)

ترجمہ: شیخ، فاضل، علامہ وقت، فضل امام بن محمد ارشد بن محمد خیر آبادی مشاہیر علماء میں سے تھے، منطق اور حکمت میں اپنے زمانہ کے منفرد امام تھے، آپ کے ہم عصروں میں سے کسی نے آپ سے اس علم میں اختلاف نہیں کیا۔ خیر آباد میں پیدا ہوئے اور مولانا عبد الماجد خیر آبادی سے علم حاصل کیا پھر درس و تدریس کا آغاز کیا۔ منطق اور حکمت میں آپ کی خاص توجہ رہی۔ کئی کتب تصنیف کیں۔

تصانیف: مرقات، حاشیہ علی رسالہ میر زاہد، تلخیص الشفاء۔

## مرقات

مرقات علم منطق پر لکھی جانے والی جامع تالیف ہے جس میں منطق کے ابتدائی اور بنیادی اصولوں کو مختصر اور جامع انداز میں جمع کیا گیا ہے۔ مبتدی طلباء کے لئے منطق کی اصطلاحات یاد کرنے میں بہت اہم ہے۔ پاک و ہند کے مدارس دینیہ میں سبقاً پڑھائی جاتی ہے۔ اس کی کئی اردو، عربی، فارسی شرحات بھی لکھی جا چکی ہیں۔

عربی شروحات:

شرح مرقات، مرضاۃ علامہ شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ۔

اردو شروحات:

اغراض مرقات (محمد یوسف قادری، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)۔ التقریرات شرح مرقات (محمد اشرف قادری، باغبانپورہ لاہور، مکتبہ مصطفیٰ، بہت اچھی شرح ہے)۔ خلاصہ مرقات (منیر حسین عطاری، والضحیٰ پبلی کیشنز، مسلم کتاب گھر لاہور)۔ ظفر المرقاۃ شرح (شمریز عزیز بندیالوی، نعیمیہ بک سٹال اردو بازار

لاہور)۔رفعات تلخیص مرقات (محمد زکریا عطاری، الغنی پبلشرز کراچی)۔مرقاۃ سوالاً جواباً (اشفاق احمد حنفی ،متعلم جامعۃ المدینہ کراچی)۔

**مصنف کے ترجمہ کے لئے درج ذیل کتب دیکھیں:**

(نزہۃ الخواطر ،ج7،ص1063،دارابن حزم بیروت، البدور المضیہ،ج13،ص336،دارالصالح قاہرہ-مصر)

## سوال:علم کا کتنے معانی پر اِطلاق ہوتا ہے؟

جواب:علم کا درج ذیل پانچ معانی پر اطلاق ہوتا ہے:

- ☆ کسی چیز کی صورت کا عقل میں حاصل ہونا۔
- ☆ کسی چیز کی وہ صورت جو عقل کے ہاں حاصل ہو۔
- ☆ جو مدرک کے ہاں حاضر ہو۔
- ☆ نفس کا اس صورت کو قبول کرنا جو شے سے حاصل ہو۔
- ☆ وہ اضافت جو عالم اور معلوم کے درمیان حاصل ہو۔

## سوال:علم کی کتنی قسمیں ہیں:

جواب:علم کی دو قسمیں ہیں:

تصوُر اور تصدیق

## تصور کی تعریف:

کسی چیز کا وہ اِدراک جو حکم سے خالی ہو۔ جیسے: زید کا تصور۔

## حکم کی تعریف:

ایک امر کی دوسرے امر کی طرف نسبت کرنا بطور ایجاب یا بطور سلب۔

## تصدیق کی تعریف:

حکماء کے مذہب کے مطابق تصدیق اس حکم کا نام ہے جو تصورات ثلاثہ (محکوم علیہ ، محکوم بہ اور نسبت حکمیہ) سے ملا ہوا ہو۔ یعنی ان کے مطابق تصورات ثلاثہ تصدیق کے پائے جانے کے لیے شرط ہیں۔

جبکہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تصدیق حکم اور تصورات ثلاثہ کے مجموعہ کا نام ہے۔

جب ہم نے "زید قائم" کہا تو ہمیں تین چیزوں کا علم حاصل ہوا:

- زید کا علم۔
- قائم کے معنی کا علم۔
- معنیٰ رابطی کا علم جسے فارسی میں ہست اور نیست کہتے ہیں۔ ہندی میں ہے اور نہیں۔

## سوال: تصور کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: تصور کی دو قسمیں ہیں:

تصور بدیہی          تصور نظری

## تصور بدیہی کی تعریف:

وہ ہے جو نظر و فکر کے بغیر حاصل ہو۔ جیسے: گرمی اور سردی کا تصور۔

## تصور نظری کی تعریف:

وہ ہے جو نظر و فکر سے حاصل ہو۔ جیسے: جن اور فرشتوں کا تصور۔

## سوال: تصدیق کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تصدیق کی بھی دو قسمیں ہیں:

تصدیق بدیہی　　　　تصدیق نظری

## تصدیق بدیہی کی تعریف:

وہ ہے جو بغیر نظر و فکر کے حاصل ہو۔ جیسے: کل جز سے بڑا ہوتا ہے اور دو چار کا نصف ہے۔

## تصدیق نظری کی تعریف:

وہ ہے جو نظر و فکر سے حاصل ہو۔ جیسے: عالَم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے لہذا عالم حادث ہے۔

سوال: نظر و فکر کی تعریف کریں؟

جواب: اُمور معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ وہ ترتیب کسی مجہول چیز تک لے جائے۔

## سوال: علم منطق سیکھنے کی حاجت کیوں پیش آئی؟

جواب:اُمور معلومہ کو ترتیب دے کر مجہول چیز حاصل کی جاتی ہے لیکن یہ ترتیب ہر بار درست نہیں ہوتی بلکہ اس میں کئی دفعہ غلطی لگ جاتی ہے اسی وجہ سے اہل علم کے درمیان اختلاف اور تناقض پایا جاتا ہے جیسے کوئی کہتا ہے کہ عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے لہذا عالم حادث ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ عالم مؤثر سے بے نیاز ہے اور جو چیز موثر سے بے نیاز ہو وہ قدیم ہوتی ہے لہذا عالم قدیم ہے اسی وجہ سے ایک ایسے قانونی آلہ کی حاجت پیش آئی جس کے سبب اس غلطی سے بچا جائے اور وہ قانون منطق ہے۔

## سوال: منطق کو منطق اور میزان کیوں کہتے ہیں؟

جواب: منطق کو منطق اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ نطق ظاہری یعنی تکلم میں اثر کرتی ہے جو منطق جاننے والا ہو اس کا کلام مضبوط ہوتا ہے اس کی بنسبت جو منطق نہیں جانتا اسی طرح یہ نطق باطنی یعنی اِدراک میں بھی پختگی پیدا کرتی ہے کیونکہ منطقی چیزوں کی حقیقت اور ان کی اجناس، فصلیں ، انواع اور لوازمات کو جانتا ہے بر خلاف اس کے جو اس علم سے غافل ہے۔

اور اس علم کو میزان کا نام اس لیے دیا گیا کیونکہ یہ عقل کے لیے ترازو کی حیثیت رکھتا ہے اس کے ذریعے صحیح افکار کو فاسد سے جدا کیا جاتا ہے۔

اس کو العلم الآلی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ تمام علوم کے لیے آلہ ہے۔

## سوال: منطق کے واضع کون ہیں؟

جواب:اس علم کو سب سے پہلے ارسطاطالیس حکیم نے لکھا سکندر رومی کے حکم سے اس لیے اس کو معلم اول کہا جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد فارابی نے اس علم کی کانٹ چھانٹ کی لہذا اسے معلم ثانی کہا جاتا ہے فارابی کی کتابوں کے ضائع ہو جانے کے بعد ابو علی سینا نے اس کی مزید تفصیل کی۔

## سوال:منطق کی تعریف اور موضوع بیان کریں؟

جواب:**منطق کی تعریف**:

منطق ایسا قانونی آلہ ہے جس کی رعایت کرنا ذہن کو خطافی الفکر سے بچاتا ہے۔

**منطق کا موضوع:**

اس علم کا موضوع معلومات تصوریہ اور تصدیقیہ ہیں اس حیثیت سے کہ یہ مجہول تصوری اور تصدیقی کی طرف لے جاتی ہیں۔

## سوال:منطقی حضرات الفاظ سے بحث کرتے ہیں یا معنی سے؟

جواب:منطقی حضرات الفاظ سے بحث نہیں کرتے بلکہ معانی سے بحث کرتے ہیں لیکن چونکہ معانی الفاظ سے ہی سمجھے جاتے ہیں اس لیے الفاظ کی بحث مقدم کی جاتی ہے۔

## سوال: دلالت کا لغوی و اصطلاحی معنٰی بیان کردیں؟

جواب: دلالت کا لغوی معنی ہے:راہ دکھانا۔ اور اصطلاح میں کسی چیز کا اس حیثیت سے ہونا کہ اس کے علم سے دوسری چیز کا علم حاصل ہو جائے۔

## سوال: دلالت کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: دلالت کی دو قسمیں ہیں:

دلالت لفظیہ اور دلالت غیر لفظیہ

### دلالت لفظیہ کی تعریف:

وہ ہے جس میں دلالت کرنے والا لفظ ہو۔

### دلالت غیر لفظیہ:

وہ ہے جس میں دلالت کرنے والا لفظ نہ ہو۔

پھر ان میں سے ہر ایک کی تین قسمیں ہیں:

- دلالت لفظیہ وضعیہ: جیسے زید کی دلالت ذات زید پر۔
- دلالت لفظیہ طبعیہ: جیسے: اح اح کی دلالت سینے کی تکلیف پر۔
- دلالت لفظیہ عقلیہ: جیسے دیوار کے پیچھے سے سنے گئے لفظ دیز کی دلالت بولنے والے کے وجود پر۔
- دلالت غیر لفظیہ وضعیہ: جیسے دوال اربع کی دلالت اپنے مدلولات پر۔
- دلالت غیر لفظیہ تبعیہ: جیسے گھوڑے کے ہن ہنانے کی دلالت پانی اور گھاس طلب کرنے پر۔
- دلالت غیر لفظیہ عقلیہ: جیسے دھوئیں کی دلالت آگ پر۔

نوٹ: دلالت کی ان چھ اقسام میں سے منطقی صرف دلالت لفظیہ وضعیہ کے بارے میں بحث کرتا ہے کیونکہ غیر کو فائدہ دینا اور غیر سے فائدہ لینا اسی دلالت کے ذریعے آسان ہوتا ہے۔

## سوال: دلالت لفظیہ وضعیہ کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں:

- ☆ دلالت مطابقی: یہ ہے کہ لفظ اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے۔ جیسے: انسان کی دلالت حیوان اور ناطق پر۔
- ☆ دلالت تضمنیہ: جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ کی جز پر دلالت کرے۔ جیسے انسان کی دلالت فقط حیوان پر یا فقط ناطق پر۔
- ☆ دلالت التزامیہ: یہ ہے کہ لفظ معنی موضوع لہ پر دلالت نہ کرے اور نہ ہی اُس کی جز پر بلکہ اس معنی پر دلالت کرے جو معنی موضوع لہ کو لازم ہو۔ جیسے انسان کی دلالت قابل علم ہونے پر۔

فائدہ: دلالت تضمنی اور التزامی مطابقی کے بغیر نہیں پائی جاتی اس لیے کہ جز کل کے بغیر نہیں پایا جاتا اور اسی طرح لازم ملزوم کے بغیر اور تابع مطبوع کے بغیر نہیں پایا جاتا۔

## سوال: لفظ کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: وہ لفظ جو دلالت کرتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں یا تو وہ مفرد ہوگا یا مرکب:

◈ مفرد کی تعریف:

وہ ہے جس میں لفظ کی جز سے معنی کے جز پر دلالت کرانا مقصود نہ ہو۔ جیسے: ہمزہ استفہام کی دلالت اپنے معنی پر اور زید کی دلالت اپنی ذات پر۔

### مرکب کی تعریف:

مرکب وہ ہے جس میں لفظ کی جز معنی کی جز پر دلالت کرے۔ جیسے زید قائم۔

## سوال: مفرد کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: مفرد کی تین قسمیں ہیں:

(1) اسم (2) فعل (3) اداۃ

- اسم: وہ ہے جو اپنے مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے۔
- فعل: وہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔
- اداۃ: وہ ہے جو اپنے مستقل معنی پر دلالت نہ کرے۔ اسے منطقیوں کی زبان میں اداۃ کہتے ہیں اور نحویوں کی زبان میں حرف کہتے ہیں۔

## لفظ مفرد کی تقسیمات

لفظ مفرد دو ہاتھ سے خالی نہیں کیونکہ اس کا معنی یا تو ایک ہو گا یا زیادہ ہوں گے؟ اگر لفظ مفرد کا ایک معنی ہو تو اس کی تین قسمیں ہیں:

☆ کیونکہ وہ دو ہاتھ سے خالی نہیں کہ اس کا وہ ایک معنی معین اور مشخص ہو گا یا نہیں ہو گا اگر اس کا ایک معنی معین ہو تو اس کو علم کہتے ہیں۔ جیسا کہ زید۔

☆ اور اگر اس کا معنی معین نہیں ہے تو وہ پھر بھی دو ہاتھ سے خالی نہیں کہ وہ اپنے تمام افراد پر برابر برابر سچا آئے گا یا بعض پر زیادہ سچا آئے گا اور بعض پر کم؟ اگر اپنے تمام افراد پر وہ معنی برابر برابر سچا آتا ہے تو اس کو متواطی کہتے ہیں۔

☆ اور اگر برابر برابر سچا نہیں آتا بلکہ بعض پر کم اور بعض پر زیادہ تو اس کو مشکک کہتے ہیں۔

اور اگر اس لفظ کے زیادہ معانی ہیں تو اس کی بھی بہت ساری قسمیں ہیں۔ وجہ حصر یہ ہے کہ جس لفظ کے زیادہ معنی ہوں وہ دو حال سے خالی نہیں:

- کہ وہ لفظ ان تمام معانی کے لیے مختلف وضعوں کے اعتبار سے ابتداً وضع کیا گیا ہو گا یا نہیں؟ اگر تمام معانی کے لیے شروع سے ہی وضع کیا گیا ہے تو اس کو مشترک کہتے ہیں۔ جیسے لفظ "عین" کبھی اس کی وضع سونے کے لیے ہے، کبھی آنکھ کی ٹکیہ، کبھی سورج کی ٹکیہ، کبھی گھٹنے کے لیے ہے۔
- اور اگر اس کو ابتداً تمام معانی کے لیے وضع نہیں کیا گیا بلکہ پہلے کسی اور معنی کے لیے وضع کیا گیا پھر وہ کسی دوسرے معنی میں استعمال ہونے لگا اور پہلے معنی کو چھوڑ دیا گیا اس کو منقول کہتے ہیں۔

## منقول کی اقسام:

منقول کی ناقل کی طرف نسبت کرتے ہوئے تین قسمیں ہیں:

- منقول عرفی: وہ ہے جس کے ناقل عرف عام والے ہوں۔
- منقول شرعی: جس کے ناقل اہل شرع ہوں۔

منقول اصطلاحی: جس کے ناقل عرف خاص والے ہوں۔ جیسے: لفظ دابۃ کی دلالت اصل میں ہر اس چیز کے لیے ہے جو زمین پر چلتی ہے پھر اس کو خاص کر دیا گیا چار پاؤں والے کے لیے۔

← اور اگر لفظ منقول کے پہلے معنی کو نہیں چھوڑا گیا بلکہ وہ دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے کبھی پہلے معنی میں اور کبھی دوسرے معنی میں تو اس کو پہلے کی طرف نسبت کرتے ہوئے حقیقت کہتے ہیں۔

← اور دوسرے کی طرف نسبت کرتے ہوئے مجاز کہتے ہیں۔

نوٹ اگر الفاظ زیادہ ہوں اور سب کا معنی ایک ہی ہو تو اسے مرادف کہتے ہیں۔ جیسے اسد، لیث، غیم اور غیث سب کا معنی شیر ہے۔

## سوال: مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مرکب کی دو قسمیں ہیں:

مرکب تام اور مرکب ناقص

### مرکب تام کی تعریف:

وہ ہے جس پر سکوت صحیح ہو۔ جیسے زید قائم۔

### مرکب ناقص کی تعریف:

وہ ہے جس پر سکوت صحیح نہ ہو۔ جیسے غلام زید۔

## مرکب تام کی اقسام:

مرکب تام کی دو قسمیں ہیں:

- خبر و قضیہ: وہ ہے جو صدق و کذب کا احتمال رکھے۔ جیسے زید قائم۔
- اور انشاء وہ ہے جو صدق و کذب کا احتمال نہ رکھے۔ جیسے: اضرب۔ انشاء کی کئی قسمیں ہیں۔ جیسے: امر، نہی، تمنی، ترجی، عقود، ندا وغیرہ۔

## سوال: مرکب ناقص کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: مرکب ناقص کی کئی قسمیں ہیں:

- مرکب اضافی: جیسے غلامُ زید۔
- مرکب توصیفی: جیسے رجل عالم۔
- مرکب تقییدی۔ جیسے فی الدار۔

## سوال: مفہوم کی تعریف اور اقسام بیان کر دیں؟

جواب: مفہوم کی تعریف:

وہ ہے جو ذہن میں حاصل ہو۔

مفہوم کی دو قسمیں ہیں:

مفہوم کلی اور مفہوم جزی

← مفہوم جزی: وہ ہے جس کا نفس تصور کثیر افراد پر سچا آنے سے مانع ہو۔ جیسے: زید۔

← مفہوم کلی: وہ ہے جس کا نفس تصور کثیر افراد پر سچا آنے سے مانع نہ ہو۔ جیسے: انسان اور فرس۔

## سوال: کلی کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: کلی کی چھ قسمیں ہیں:

- وہ ہے جس کا خارج میں کوئی بھی فرد نہ پایا جائے۔ جیسے لا شی، لا ممکن اور لا موجود۔
- وہ کلی ہے جس کے افراد کا پایا جانا ممکن ہو لیکن پایا نہ جائے۔ جیسے: عنقاء۔
- وہ کلی ہے جس کے افراد کا پایا جانا ممکن ہو لیکن خارج میں اس کا صرف ایک ہی فرد پایا جائے۔ جیسے: سورج۔
- وہ ہے جس کے کثیر افراد پائے جائیں لیکن وہ متناہی ہوں یعنی انہیں شمار کیا جا سکے۔ جیسے کواکب سیارہ۔
- وہ ہے جس کے کثیر افراد پائے جائیں اور انہیں شمار نہ کیا جا سکے۔ جیسے انسان اور فرس کے افراد۔

## سوال: دو کلیوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: دو کلیوں کے درمیان نسبت کی چار قسمیں ہیں:

☆ نسبت تساوی: وہ ہے جس میں ایک کلی کے تمام افراد دوسری کلی کے تمام افراد پر صادق آئیں اور دوسری کے پہلی پر۔ جیسے انسان اور ناطق کہ ہر انسان ناطق پر سچا آتا ہے اور ہر ناطق انسان پر سچا آتا ہے۔

☆ نسبت عموم خصوص مطلق: جس میں ایک کلی کے تمام افراد دوسری پر سچے آئیں لیکن دوسری کلی کے تمام افراد پہلی پر سچے نہ آئیں۔ جیسے: حیوان اور انسان کہ حیوان کا ہر فرد انسان کے تمام افراد پر سچا آتا ہے لیکن انسان کا ہر فرد حیوان کے افراد پر سچا نہیں آتا۔

☆ نسبت عموم خصوص من وجہ: وہ ہے جس میں ایک کلی کے بعض افراد دوسری پر سچے آئیں اور دوسری کلی کے بعض افراد پہلی پر سچے آئیں جیسے سفیدی اور حیوان۔

☆ نسبت تباین: وہ ہے جس میں ایک کلی کے افراد دوسری پر سچے نہ آئیں اور دوسری کلی کے افراد پہلی پر سچے نہ آئیں۔

## سوال: کلی کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: کلی کی پانچ قسمیں ہیں:

- جنس
- نوع
- فصل
- خاصہ
- عرض عام

## جنس کی تعریف:

جنس وہ کلی ہے جو ایسے کثیر افراد پر بولی جائے جن کی حقیقتیں مختلف ہوں ماھو کے جواب میں۔ جیسے: حیوان کیونکہ یہ انسان، فرس اور غنم پر بولا جاتا ہے۔

## نوع کی تعریف:

وہ کلی ہے جو ایسے کثیر افراد پر بولی جائے جن کی حقیقتیں متفق ہوں ماھو کے جواب میں۔ جیسے: انسان۔

## فصل کی تعریف:

فصل وہ کلی ہے جو ایّ شی کے جواب میں بولی جائے۔

## خاصہ کی تعریف:

وہ کلی ہے جو افراد کی حقیقت سے خارج ہو اور ایک ہی حقیقت کے افراد کے تحت بولا جائے جیسے ضاحک انسان اور کاتب کے لیے۔

## عرض عام کی تعریف:

وہ کلی ہے جو افراد کی حقیقت سے خارج ہو اور ایک ہی حقیقت کے افراد اور علاوہ پر بھی بولا جائے۔ جیسے: ماشی انسان اور حیوان کے لیے۔

نوٹ: عرض عام اور خاصہ میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: لازم اور مفارق۔

← لازم: وہ ہے جس کا اپنے افراد سے جدا ہونا ممتنع ہو۔ جیسے: زوجیت اربع کے لیے اور سیاہی حبشی کے لیے۔

← عرض مفارق: وہ ہے جس کا ملزوم سے جدا ہونا ممتن نہ ہو۔ جیسے کتابت بالفعل انسان کے لیے۔

## سوال: جنس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: جنس کی تین قسمیں ہیں:

- جنس سافل: وہ ہے جس کے نیچے کوئی جنس نہ ہو بلکہ اس کے نیچے نوع ہو۔ جیسے: حیوان۔
- جنس متوسط: وہ ہے جس کے نیچے جنس ہو اور اوپر بھی ہو۔ جیسے جسم نامی کہ اس کے نیچے حیوان ہے اور اوپر جسم مطلق۔
- جنس عالی: وہ ہے جس سے اوپر کوئی جنس نہ ہو۔ اس کو جنس الاجناس بھی کہتے ہیں۔ جیسے جوہر۔

**نوٹ**: اجناس عالیہ کل دس ہیں۔ اور جہان میں کوئی بھی چیز ان سے خالی نہیں اور ان کو معقولات عشر بھی کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک جوہر ہے اور باقی معقول تسع عرض کے لیے۔ جوہر وہ ہے جو بذات خود قائم ہو۔ عرض جیسے: کم، کیف، اضافت، این، ملک، فعل، انفعال، متاع، وضع۔

## سوال: حد (تعریف) کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: حد کی چار قسمیں ہیں:

☆ حد تام: وہ ہے جس میں تعریف جنس قریب اور فصل قریب کے ساتھ کی جائے۔ جیسے انسان کی تعریف حیوان ناطق کے ساتھ۔

☆ حد ناقص: وہ ہے جس میں شے کی تعریف جنس بعید اور فصل قریب کے ساتھ کی جائے۔

☆ رسم تام: وہ ہے جس میں شے کی تعریف جنس قریب اور خاصہ کے ساتھ کی جائے۔

☆ رسم ناقص: وہ ہے جس میں شے کی تعریف جنس بعید اور خاصہ کے ساتھ کی جائے یا اکیلے خاصہ کے ساتھ کی جائے۔

## سوال: تعریف کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: تعریف کی دو قسمیں ہیں:

تعریف حقیقی اور تعریف لفظی

### تعریف حقیقی:

وہ ہے جس میں کسی صورت کا حصول مقصود ہو جو پہلے حاصل نہ ہو۔

### تعریف لفظی:

وہ ہے جس میں لفظ کے مدلول کی تفسیر مقصود ہو۔ جیسے غضنفر کا معنی اسد۔

## سوال: قضیہ کی تعریف اور اقسام بیان کریں؟

جواب: قضیہ کی تعریف قضیہ:

وہ قول ہے جو صدق و کذب کا احتمال رکھے۔ جبکہ بعض نے کہا قضیہ وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے۔

قضیہ کی دو قسمیں ہیں:

قضیہ حملیہ اور قضیہ شرطیہ۔

## قضیہ حملیہ کی تعریف:

وہ ہے جس میں ایک چیز کے ثبوت کا حکم لگایا جائے دوسری چیز کے لیے یا ایک چیز کی نفی کا حکم لگایا جائے دوسری چیز سے۔ جیسے زید قائم، اور زید لیس بقائم۔

جبکہ بعض نے کہا قضیہ شرطیہ وہ ہے جو دو قضیوں کی طرف کھلے۔

## سوال: قضیہ حملیہ کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں:

قضیہ موجبہ اور قضیہ سالبہ۔

**موجبہ:** وہ ہے جس میں ایک چیز کے ثبوت کا حکم لگایا جائے دوسری چیز کے لیے۔

**سالبہ:** وہ ہے جس میں ایک چیز کی نفی کا حکم لگایا جائے دوسری چیز کے لیے۔

قد تم بحمد اللہ و صلی اللہ علیہ وسلم

احمد نواز قادری عطاری جلالی